مبتدی طلباء کیلئے

ترکیبِ نحوی کے مختصر رہنما اصول

از:

مولانا محمد ایاز صاحب النعامی گوا

پسند فرمودہ

حضرت اقدس مولانا سلمان صاحب بجنوری مدظلہ (استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند)

حضرت مفتی کوکب عالم صاحب مدظلہ (استاذ ادب وفقہ دارالعلوم دیوبند)

حضرت مفتی عبید صاحب دامت برکاتہم (استاذ حدیث جامعہ تعلیم الدین ڈابھیل)

حضرت مفتی یوسف صاحب قاسمی مدظلہ (استاذ ادب وحدیث دارالعلوم نیپالی)

www.islahedill.com

مرفوعات (جن پر پیش آتا ہے یہ 8 ہیں۔)

نمبر	قواعد		مثال	ترجمہ
۱)	**مبتدأ:**	جیسے	زَيْدٌ قَائِمٌ	زید کھڑا ہے۔
۲)	**خبر:**	جیسے	زَيْدٌ قَائِمٌ	زید کھڑا ہے۔
۳)	**فاعل:**	جیسے	ضَرَبَ زَيْدٌ	زید نے مارا۔
۴)	**نائب فاعل:**	جیسے	ضُرِبَ زَيْدٌ	زید مارا گیا۔
۵)	**افعال ناقصہ کا اسم:**	جیسے	كَانَ زَيْدٌ قَائِمًا	زید کھڑا تھا۔
۶)	**ماولا مشبهتان بليس کا اسم:**	جیسے	مَا زَيْدٌ قَائِمًا	زید نہیں کھڑا ہے۔
۷)	**لائے نفی جنس کی خبر:**	جیسے	لَا رَجُلَ قَائِمٌ	کوئی بھی آدمی کھڑا نہیں ہے۔
۸)	**حروف مشبہ بالفعل کی خبر:**	جیسے	اِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ	بیشک زید کھڑا ہے۔

منصوبات (جن پر زبر آتی ہے یہ 12 ہیں۔)

نمبر	قواعد		مثال	ترجمہ
۱)	**مفعول بہ:**	جیسے	ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًوا	زید نے عمرو کو مارا
۲)	**مفعول مطلق:**	جیسے	ضَرَبْتُ ضَرْبًا	میں نے خوب مارا
۳)	**مفعول فیہ:**	جیسے	صُمْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ	میں نے جمعہ کے دن روزہ رکھا
۴)	**مفعول معہ:**	جیسے	جَاءَ قَاسِمٌ وَالْكِتَابَ	قاسم کتاب کے ساتھ آیا
۵)	**مفعول لہ:**	جیسے	ضَرَبْتُهٗ تَادِيبًا	میں نے اس کو سمجھانے کیلئے مارا
۶)	**حال:**	جیسے	جَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا	زید سوار ہو کر آیا
۷)	**تمیز:**	جیسے	عِنْدِيْ اَحَدَ عَشَرَ دِرْهَمًا	میرے پاس گیارہ درہم ہیں
۸)	**مستثنیٰ:**	جیسے	جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَيْدًا	زید کے سوا ساری قوم آئی
۹)	**افعال ناقصہ کی خبر:**	جیسے	كَانَ زَيْدٌ قَائِمًا	زید کھڑا تھا
۱۰)	**ماولا مشبهتان بليس کی خبر:**	جیسے	مَا زَيْدٌ قَائِمًا	زید نہیں کھڑا ہے
۱۱)	**لائے نفی جنس کا اسم:**	جیسے	لَا رَجُلَ قَائِمٌ	کوئی بھی آدمی کھڑا نہیں ہے۔
۱۲)	**حروف مشبہ بالفعل کا اسم:**	جیسے	اِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ	بیشک زید کھڑا ہے

مجرورات (جن پر زیر آتی ہے یہ 2 ہیں۔)

نمبر	قواعد		مثال	ترجمہ
۱)	جس پر حرف جر داخل ہو:	جیسے	مَرَرْتُ بِالْمَسْجِدِ	میں مسجد کے پاس سے گزرا
۲)	جو مضاف الیہ بنے:	جیسے	غُلَامُ زَيْدٍ	زید کا غلام

بعض ضروری قواعد

۱) مشتقات موصوف نہیں بنتے بلکہ صفت بنتے ہیں۔ مشتقات یہ ہیں۔فعلِ ماضی، فعلِ مضارع، نفی جحد، نفی تاکید، امر، نہی، اسمِ فاعل، اسمِ مفعول، صفتِ مشبہ، اسمِ تفضیل، اسمِ مکان، اسمِ زمان اوراسمِ آلہ۔

۲) ضمیریں نہ موصوف بنتی ہیں اور نہ صفت بنتی ہیں۔

۳) بن/ ابن اور بنت/ ابنۃ اگر دوناموں کے درمیان آجائیں توعموماً یہ ماقبل کیلئے صفت بنیں گے اور مابعد کی طرف مضاف ہوں گے۔ جیسے مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ﷺ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ ﷺ

۴) کبھی صفت کوموصوف کی طرف یا موصوف کوصفت کی طرف مضاف کردیا جاتا ہے۔اول کی مثال: بِكَرِيمِ خِطَابِهٖ، اصل میں الخطابُ الکریمُ ہے۔ثانی کی مثال: رُوحُ الْقُدُسِ اصل میں اَلرُّوحُ الْقُدُسُ ہے۔

۵) كُلُّ، بعضُ، قبلُ، عندَ، ذو، اولو، غير، نحو، مثل، دونَ، تحتَ، فوق، حيث، مع، بينَ، خلفَ، قدام، امام، اَىُّ، سَائِر، وسط، كِلَا وَ كِلْتَا۔ یہ الفاظ ہمیشہ مضاف بنتے ہیں۔

۶) حروف جارہ اکثر چھ چیزوں کے متعلق ہوتے ہیں۔ (۱) فعل۔ (۲) اسمِ فاعل۔ (۳) اسمِ مفعول۔ (۴) اسمِ تفضیل۔ (۵) صفتِ مشبہ۔ (۶) مصدر

۷) ایک مبتداء کی کئی خبریں ہوسکتی ہیں۔ جیسے اَللّٰهُ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ میں لفظ اللہ مبتداء ہے اور باقی 8 خبریں بنیں گی۔

۸) دواسم ہوں دونوں معرفہ ہوں تو یہ عام طور پر موصوف صفت بنتی ہیں۔بشرطیکہ معنی نامکمل ہوں۔

مثال: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ○

۹) دواسم ہوں دونوں نکرہ ہوں تو یہ بھی عام طور پر موصوف صفت بنتے ہیں۔بشرطیکہ دونوں اسم کان یا حروف مشبہ بالفعل کے بعد نہ ہوں۔ مثال ۔۔۔وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ○

ترکیبِ نحوی کیلئے ۱۰ رہنما اصول

1) اگر جملہ اسم سے شروع ہو رہا ہو اور اس میں کوئی علامتِ نصب ظاہر نہ ہو تو اکثر جملہ اسمیہ خبریہ یا انشائیہ ہوگا۔
مثلاً: زَیْدٌ عَالِمٌ اور مَنْ اَبُوْكَ ؟ اور جملہ اسمیہ کیلئے مبتدا اور خبر کا ہونا ضروری ہے، لہٰذا انہیں متعین کر لیں۔

2) اگر شروع میں کوئی اسم حالتِ نصبی میں نظر آئے تو اکثر فعلیہ ہوگا، کیونکہ یہ مفعول بہ مقدم وغیرہ بن رہا ہوگا۔

3) اگر پہلے فعل ہو تو جملہ فعلیہ ہوگا، اگر لازم ہے تو صرف فاعل تلاش کریں، اگر متعدی ہے تو پھر دیکھیں کہ متعدی بیک مفعول/ بدو مفعول/ بسہ مفعول ان میں سے جو بھی ہو، فاعل کی تلاش کے ساتھ ساتھ فعل کے تقاضے کے مطابق مفعول بہ نیز دیگر معمولاتِ فعل مثل مفعولِ مطلق/ مفعولِ لہ/ مفعولِ معہ/ مفعولِ فیہ اور حال یا تمیز بھی تلاش کریں۔

4) اگر شروع میں حرف ہو تو سب سے پہلے حرف کی قسم متعین کریں، مثلاً وہ عاملہ ہیں یا غیر عاملہ اگر عاملہ ہے تو اسم پر داخل ہونے والا ہے یا فعل پر، اسم پر داخل ہونے والا ہے تو حروفِ جارہ/ حروفِ مشبہ بالفعل/ ماولا مشابہتان بلیس/ لائے نفی جنس یا حروفِ ندا میں سے کوئی ہوگا۔

5) اگر فعل پر داخل ہونے والے حروف ہیں تو چاہے ناصبہ ہوں یا جازمہ، جملہ فعلیہ ہوگا۔

6) پوری عبارت میں آنے والے اسموں پر غور کریں کہ ان کا تعلق مرفوعات/ منصوبات یا مجرورات میں سے کن کے ساتھ ہے۔

7) عبارت میں ترکیبی قواعد کی رو سے کلمات کا آپس میں تعلق دیکھ کر مسند و مسند الیہ تلاش کر لیں۔

8) لمبے جملے کی ترکیب کرتے ہوئے یہ یاد رکھیں کہ کیا کیا بن چکا ہے اور مزید کیا کیا تلاش کرنا ہے۔

9) ترکیب میں آسانی کیلئے لفظی ترجمہ مفید ہے، علماءِ نحو فرماتے ہیں کہ ترکیب سے ترجمہ اور ترجمہ سے ترکیب سمجھ میں آتی ہے۔

10) قواعدِ نحویہ اکثری ہیں کلیہ نہیں، یعنی یہ قواعد تمام کلامِ عرب میں جاری ہیں یہ ضروری نہیں۔

نوٹ: کبھی کبھار ایک جملے کی ایک سے زائد طریقوں سے تراکیب ممکن ہیں، لہٰذا دوسرے طریقے کو غلط کہنے سے بچیں، ہاں یہ ضروری ہے کہ دونوں ترکیب قواعد کے تحت ہوں۔